السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ زید متمول ومالدار و مستطیع تھا چالیس پچاس برس یا چند سال حالت مالداری واستطاعت میں بعیش و آرام بسر کیا اور بہت کچھ سرمایہ چھوڑ کر بلاوصیت مرگیا تو حج بدل، یعنی بالنیابۃ حج کرانا اس کی طرف سے جائز و محکوم شرع ہے یا منہی عنہ اور فرض جو اس پر تھا ساقط ہوگا یا نہیں؟

2۔ بکر جس پر حالت پیرانہ سالی میں جو استطاعت طی مسافت کی نہیں رکھتا تھا یا کسی عذر سے معذور تھا یعنی مریض تھا یا اندھا و لنگڑا وغیرہ وغیرہ حج فرض ہوا۔ یعنی مالدار ہوا۔ مگر بسبب عجز و ناچاری کے حج نہ کرسکا اور مرگیا تو اس کی جانب سے حج جائز و مشروع ہے یا نہیں اور فرضیت اس کے ذمہ سے ساقط ہوگی یا نہیں؟

3۔ کسی نے حج کی نذر کیا اور بلا عجز و عذر مدت تک عیش و آرام سے بسر کیا اور کسی نے حج کی نذر کیا اور فوراً مرگیا دونوں کا حکم مساوی ہے یا مختلف؟

4۔ حج فرض بالنذر و حج فرض بالاستطاعت کی ایک شان ہے اور دونوں متحد الاحکام ہیں یا مختلف الاحکام؟ بینوا بالتفصیل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ اس صورت میں حج بد، یعنی بالنیابۃ حج کرانا زید کی طرف سے جائز و محکوم شرع شریف ہے منہی عنہ نہیں ہے۔ اس حج بدل کرانے سے جو حج کہ زید پر فرض تھا ساقط ہوجائے گا۔

قال مسلم فی صحیحہ (1/362)

عن عبداللہ بن بریدة عن أبیہ بریدة { أن امرأة أتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت : إن أمی ماتت ولم تحج، أفأحج عنھا؟ قال : نعم } انتھی [1]

"عبداللہ بن بریدہ نے اپنے بریدہ سے روایت کی کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر عرض کیا کہ میری ماں مرگئی اور اس نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی طرف سے حج کردے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حج بدل، یعنی کسی کی طرف سے بالنیابۃ حج کرنا جائز و محکوم شرع شریف ہے۔ منہی عنہ نہیں ہے۔

ن أَبِیہ عَنْ أَبِي الْغَوْثِ بْنِ حُصَیْنٍ رَجُلٌ مِنَ الْفُرْعِ أَنَّہُ اسْتَفْتَی رَسُولَ... عَنْ حَجَّةٍ کَانَتْ عَلَی أَبِیہِ, مَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ, فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: حُجَّ عَنْ أَبِیکَ, قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ... النَّبِيَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ, فَقَالَ: ہَلَکَ أَبِي, وَلَمْ یَحُجَّ, فَقَالَ: أَرَأَیْتَ لَوْ کَانَ عَلَی أَبِیکَ [2]

"ابو الغوث بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو مقام فرع کے رہنے والے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا کہ میرے باپ پر حج فرض تھا وہ مرگیا اور حج نہیں کیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنے باپ کی طرف سے حج کردے۔" اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جس پر حج فرض ہو اس کی طرف سے حج بدل کرنا جائز و محکوم شرع شریف ہے منہی عنہ نہیں ہے۔

واہ الدارقطنی عن ابن عباس قال: أتی النبی- صلی اللہ علیہ وسلم - رجل فقال: إن أبی مات وعلیہ حجة الإسلام، أفأحج عنہ؟ قال: أرأیت لو أن أباک ترک دینا علیہ أقضیتہ عنہ؟ قال: نعم، قال فاحج عن أبیک [3]

"ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر عرض کیا کہ میرا باپ مرگیا اور اس پر حج اسلام فرض تھا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ تو بتا کہ اگر تیرا باپ اپنے اوپر دین (قرض) چھوڑ جاتا تو کیا اس کی طرف سے اس کا دین ادا کردیتا؟ عرض کیا: ہاں فرمایا: تو تو اپنے باپ کی طرف سے حج بھی کردے۔

عن ابن عباس قال: قال رجل: یا رسول اللہ! إن أبی مات ولم یحج، أفأحج عنہ؟ قال أرأیت لو کان علی أبیک دین أکنت قاضیہ؟ قال نعم، قال: فدین اللہ أحق [4]

"ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے باپ کی طرف سے حج کرنے کو پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی طرف سے حج کردے۔ تو یہ تو بتا کہ اگر تیرے باپ پر دین ہوتا اور تو اس دین کو اپنے باپ کی طرف سے ادا کردیتا تو وہ دین تیرے باپ کی طرف سے ادا ہوجاتا؟ عرض کیا۔ کیوں نہیں فرمایا: "تو اللہ کا حق تو اس سے بھی زیادہ احق ہے۔"

ان دونوں حدیثوں سے علاوہ جائز اور مشروع ثابت ہونے کے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس شخص کے ذمہ حج فرض ہو اس کی طرف سے حج بدل کردینے سے وہ حج فرض اس کے ذمہ سے ساقط بھی ہوجاتا ہے جس طرح دین کہ مدیون کی طرف سے ادا کرنے سے اس کے ذمہ سے ساقط ہوجاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سائلین سے استفصال نہ فرمانا (یعنی یہ نہ پوچھنا کہ جس میت کی نسبت سوال کررہے ہو۔ اس نے حج کی وصیت بھی کی تھی یا نہیں؟) اس بات پر دلیل ہے کہ حکم دونوں صورتوں میں یکساں ہے یعنی خواہ میت نے وصیت کی ہو یا نہیں کی ہو۔ دونوں حلتوں میں اس کی طرف سے حج بدل کرنا جائز و مشروع ہے کیونکہ اگر حکم مختلف ہوتا تو آپ ضرور

استقصال فرماتے اور بغیر استقصال فرمائے ایک حکم ارشادنہ فرماتے ،

وقال فی الھدایہ فی باب الحج عن الغیر : "العبادات انواع مالیۃ محضۃ کالزکاۃ وبدنیۃ محضۃ کالصلاۃ ومرکبۃ منھما کالحج والنیابۃ تجری فی النوع الثالث عند العجز ولا تجری عند القدرۃ ثم ظاھر المذھب ان الحج یقع عن محجوج عنہ وبذلک تشھد الاخبار الواردۃ فی ھذا الباب کحدیث الخثعمیۃ فانہ قال فیہ حجی عن ابیک [5] *(انتھی بقدر الحاجۃ)*

(دوسروں کی طرف سے حج کرنے کے باب میں ہدایۃ کے مصنف نے کہا کہ عبادات کی چند قسمیں ہیں ایک وہ جو خالص مالی عبادت ہے جیسے زکات ایک وہ جو محض بدنی عبادت ہے جیسے نماز اور ایک وہ جو ان دونوں سے مرکب ہے جیسے حج عبادت کی اس تیسری قسم میں عاجزی آجانے کی صورت میں نیابت چلتی ہے اور قدرت کے وقت نیابت جاری نہیں ہوتی پھر ظاہر مذہب یہ ہے کہ حج اس کی طرف سے واقع ہوجاتا ہے جس کی طرف سے کیا جائے اس باب میں واردشدہ روایات اس کی گواہی دیتی ہیں جیسے خثیمہ کی حدیث ہے کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں فرمایا ہے کہ اپنے باپ کی طرف سے حج کرو)

اس صورت میں بکر کی جانب سے حج جائز ومشروع ہے اور اس حج بدل سے فرضیت اس حج کی جو بکر کے ذمہ تھی، ساقط ہوجائے گی۔

، البخاري فی صحیحۃ : عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ما قال (جاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ : نَعَمْ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے سال آکر عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اللہ کا فرض جو اس کے بندوں پر حج کے بارے میں ہے، اس فرض نے میرے باپ کو ایسی حالت میں پایا ہے۔ (یعنی ایسی حالت میں میرے باپ پر حج فرض ہوا ہے) کہ وہ نہایت ہی بوڑھا ہوگیا ہے، سواری پر بھی بیٹھ نہیں سکتا تو کیا اس کی طرف سے حج ادا ہوجائے گا، اگر میں اس کی طرف سے حج کردوں؟ فرمایا : ہاں۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بکر جیسے شخص پر بھی جو کسی طرح طی مسافت کی استطاعت نہیں رکھتا، حج فرض ہوجاتا ہے اور جب حج فرض ہوگیا اور بغیر ادا کے مرگیا تو وہ فرض اس کے ذمہ باقی رہا، بحکم جواب سوال نمبر 1۔ اس کی طرف سے حج بدل کرنا جائز ومشروع ہوگا اور اس حج بدل سے جو حج کہ اس کے ذمہ فرض تھا، اس کی فرضیت بھی ساقط ہوجائے گی۔

3۔ دونوں کا حکم (حج کی نذر کرنے سے حج کے فرض ہوجانے اور بغیر حج ادا کیے جانے مرجانے سے اس حج فرض کے ذمہ وار رہ جانے اور دونوں کی طرف سے حج بدل کے جائز ومشروع ہونے میں مساوی ہے۔

ن ابن عباس أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا، قَالَ : نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللَّهَ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ" [6]

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ جھنیہ کے قبیلے کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر عرض کیا کہ میری ماں نے حج کی نذر کی تھی اور بغیر حج کیے مرگئی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کردوں؟ فرمایا : تو اس کی طرف سے حج کردے، بھلا یہ تو بتا کہ اگر تیری ماں پر دین ہوتا تو کیا تو اس کو ادا کرتی یا نہیں؟ اللہ کا حق ادا کیا کرو، کیونکہ اللہ کا حق وفا میں اس دین سے احق ہے۔"

اس حدیث سے ثابت ہے کہ حج کی نذر کرنے سے حج فرض ہوجاتا ہے۔ اور بغیر ادا کیے مرجانے سے اس حج کی فرضیت نازر کے ذمہ باقی رہ جاتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے اس بیان میں کہ "میری ماں نے حج کی نذر کی تھی اور بغیر حج کے مرگئی" یہ استفصال نہیں فرمایا کہ تیری ماں حج کی نذ مان کر فوراً مرگئی یا مدت کے بعد مری؟ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں حالتوں میں حج بدل کے جائز ومشروع ہونے میں حکم مساوی ہے، ورنہ اگر حکم مختلف ہوتو تو استفصال فرمانا ضروری ہوتا اور بغیر استفصال ایک خاص حکم لگانا صحیح نہ ہوتا۔

4۔ حج فرض بالنذر اور حج فرض بالاستطاعت یعنی حجۃ الاسلام حکم فرضیت میں دونوں متحد ہیں، اس لیے کہ جس طرح آیت کریمہ :

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا... **۹۷** ... سورة آل عمران

اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج (فرض) ہے جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے۔ "اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اسی طرح آیت کریمہ :

"وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ" (الحج:29) "اور اپنی نذریں پوری کریں" بھی اسی کا کلام ہے۔

جس طرح آیت اولیٰ استطاعت کی فرضیت پر دال ہے، اسی طرح آیت ثانیہ بھی حج کی فرضیت پر دال ہے اور یہ دونوں جس طرح حکم فرضیت میں متحد ہیں (بغیر ادا کیے مرجانے کی حالت میں) بقا حکم فرضیت (بذمہ مستطیع وناذر) میں وجواز ومشروعیت حج بدل میں بھی متحد ہیں، جیسا کہ مذکورہ بالا سوالات کے جوابات سے واضح ہوا۔ ہاں صراحتاً ارکان خمسہ اسلام سے ہونے میں دونوں مختلف ہیں، کیونکہ حجۃ الاسلام تو صراحتاً ارکان مذکورہ میں سے ہے اور حج فرض بالنذر صراحتاً ان میں سے نہیں ہے اور اگر زیادہ استقراء کیا جائے تو ممکن ہے کہ احکام مذکورہ کے علاوہ اور احکام میں بھی دونوں متحد یا مختلف ثابت ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ : محمد عبداللہ (مہر مدرسہ)

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1149)

[2]۔ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (5/290) اس کی سند میں "عثمان بن عطا الخراسانی "راوی متروک ہے البتہ اسی معنی میں اس سے ماقبل مذکور روایت صحیح ہے دیکھیں سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2904) صحیح ابن خزیمہ (4/343)

[3]۔ مسند احمد (1/212) سنن الدار قطنی (2/260)

[4]۔ سنن الدار قطنی (2/260)

[5]۔ الھدایۃ(1/183)

[6]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث(1754)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحج، صفحہ:388

محدث فتویٰ